

عوامی جدوجہد اور تحریکیں (Popular Struggles and Movements)

اجمالی تعارف

گذشتہ باب میں ہم نے بحث کی تھی کہ جمہوریت میں تقسیم اختیارات کیوں اہم ہے اور حکومت کی مختلف سطحیوں اور مختلف سماجی گروپوں کے ماہین یہ کیوں کر عمل میں آتی ہے۔ اس باب میں ہم اس بحث کو مزید آگے بڑھائیں گے اور دیکھیں گے کہ جو لوگ ان اختیارات کا استعمال کرتے ہیں وہ اپنے اوپر پڑنے والے دباؤ اور اثرات سے کیسے متاثر ہوتے ہیں جمہوریت میں تقریباً یکساں طور پر نقطہ ہائے نظر اور مفادات میں لکھراو پایا جاتا ہے۔ ان اختلافات کو عام طور پر منظم انداز سے پیش کیا جاتا ہے برس اقتدار لوگوں کو چاہیے کہ وہ ان متصادم مطالبات اور دباؤ کو متوازن کرنے کی کوشش کریں۔ اس باب کا آغاز ہم اس بحث سے کرتے ہیں کہ متصادم مطالبات اور دباؤ کے سایہ میں کی جانے والی جدوجہد جمہوریت کی کیسی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ ہم کو ان طریقوں اور تنقیموں کے تجزیہ کی طرف لے جاتی ہے جن کے ذریعہ جمہوریت میں ایک عام شہری اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس باب میں ہم فشاری گروپوں اور تحریکوں کے ذریعہ سیاست کو بالواسطہ طور پر متاثر کرنے والی راہوں پر نگاہ ڈالیں گے۔ اس سے ہمیں آئندہ باب میں سیاسی جماعتوں کی صورت میں سیاسی اختیارات کو براہ راست کنٹرول کرنے کی رہنمائی ملے گی۔

۵۰۰

نیپال اور بولیویا میں عوامی جدوجہد

اقدارِ عوام کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دیا گیا تھا۔ کیا آپ کو پولینڈ میں جمہوریت کی کامیابی کا وہ قصہ یاد ہے؟ جسے ہم نے گذشتہ سال نویں جماعت کے شاہ بُرندا کو جس نے مطلق العنان بادشاہت کی پہلے باب میں پڑھا تھا۔ یہ کہانی جمہوریت کے قیام میں عوامی کردار کی یاد دہانی کرتی ہے۔ آپ اسی قسم کی شاہی خاندان کے پراسرار قتل عام میں قتل کر دیا گیا۔ حالیہ ان دو کہانیوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ جمہوریت میں طاقت کس طرح استعمال کی جاتی نیپال کے نئے بادشاہ، شاہ گیاندر جمہوری حکومت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے جمہوری طور پر منتخب حکومت کی عدم مقبولیت اور اسی کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور فروری 2005ء میں شاہ نے وزیر اعظم کو برخاست اور عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا۔ اپریل 2006 کی تحریک کا مقصد حکومت پر بادشاہ کے بجائے دوبارہ عوامی کنشروں حاصل کرنا تھا۔

پارلیمنٹ کی تمام بڑی جماعتوں نے مل کر ایک سات جماعتی اتحاد قائم کیا اور ملک کے دار الحکومت کٹھمنڈو میں چار روزہ ہر تال کا اعلان کیا۔ یہ احتجاج

کیا آپ کو پولینڈ میں جمہوریت کی کامیابی کا وہ قصہ یاد ہے؟ جسے ہم نے گذشتہ سال نویں جماعت کے دستوری بادشاہت میں منتقلی کو قبول کیا تھا، 2001ء میں شاہی خاندان کے پراسرار قتل عام میں قتل کر دیا گیا۔ نیپال کے نئے بادشاہ، شاہ گیاندر جمہوری حکومت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے جمہوری طور پر منتخب حکومت کی عدم مقبولیت اور اسی کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا اور فروری 2005ء میں شاہ نے وزیر اعظم کو برخاست اور عوام کی منتخب کردہ پارلیمنٹ کو تحلیل کر دیا۔ اپریل 2006 کی تحریک کا مقصد حکومت پر بادشاہ کے بجائے دوبارہ عوامی کنشروں حاصل کرنا تھا۔

نیپال میں جمہوریت کی تحریک

نیپال نے اپریل 2006 میں ایک غیر معمولی عوامی تحریک کا مظاہرہ کیا۔ تحریک کا مقصد جمہوریت بحال کرنا تھا۔ نیپال، شاید آپ کو یاد ہو گا کہ ان تین ملکوں میں سے ایک تھا جو 1990ء میں اپنے یہاں جمہوریت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے گوکہ بادشاہ کو رسمی طور پر بحیثیت سربراہ مملکت باقی رکھا گیا تھا تاہم حقیقی





© Min Bajracharya

نیپال کی عوام اور سیاسی جماعتیں ایک ریلی میں اپنے ملک میں بحالی جمہوریت کا مطالبہ کرتے ہوئے۔

جلد ہی ایک غیرمعینہ مدت کی ہڑتال میں تبدیل ہو گیا جس میں ماڈ نواز باغی اور دوسری مختلف تنظیمیں ان کے ساتھ شریک ہو گئیں۔ لوگ کرنیو کی پرواہ کیے بغیر سڑکوں پر نکل آئے۔ سلامتی دستے ان لاکھوں لوگوں کو جو روزانہ جمہوریت کی بھالی کے لیے جمع ہوتے تھے، کثروں کرنے میں اپنے آپ کو بس پار ہے تھے۔

24 اپریل 2006 کو الٹی میٹم کی آخری تاریخ تھی۔ بادشاہ کو ان تینوں مطالبات قبول کرنے پر دباؤ ڈالا گیا ایس پی اے (سات جماعتی اتحاد) نے حکومت کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے گیرجا پرساد کو رالا کو منتخب کیا۔ پارلیمنٹ بحال کر دی گئی اور بادشاہ سے زیادہ تر اختیارات سلب کرنے کے لیے قوانین پاس کیے گئے۔ ایس پی اے اور ماڈ نوازوں کے مابین اس بات پر مفاہمت ہو گئی کہ نئی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کیسے عمل میں آئے گا۔ اس جدوجہد کو ملا۔ تحریک کے رہنماؤں نے بادشاہ کی معمولی سی مراعات کو مسترد کر دیا اور وہ پارلیمنٹ کی بھالی کل جماعتی حکومت کو اقتدار کی منتقلی اور ایک نئی آئین ساز اسمبلی کی تشکیل کے مطالبے پر اڑے رہے۔

فرهنگ

ماڈ نواز: ایسے کیونٹ جو ماڈ کے نقطہ نظر میں یقین رکھتے ہیں جو چینی انقلاب کا لیدر تھا۔ یہ مسلح انقلاب کے ذریعہ اقتدار میں آنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کسانوں اور مزدوروں کی حکومت قائم ہو سکے۔

ایم این سی کا معاملہ منسون خ کر دیا گیا اور پرانی قیمت پر بلایاتی کی پانی سپلانی کر دی گئی۔ اسی کو بولیویا کی پانی کی جنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جمهوریت اور عوامی جدوجہد

یہ دو کہانیاں بالکل مختلف سیاق و سبق سے تعلق رکھتی ہیں۔ نیپالی تحریک کا مقصد جمهوریت کا قیام تھا جبکہ بولیویا کی جدوجہد کا تعلق ایک ایسی حکومت سے تھا جو جمهوری طور پر منتخب شد تھی۔ بولیوں میں عوامی جدوجہد ایک مخصوص پالیسی تھی جب کہ نیپال میں جو جدوجہد تھی اس کا تعلق ملکی سیاست کی بنیاد سے تھا۔ یہ دونوں عوامی جدوجہد کا میاب تھیں لیکن اس کے اثرات مختلف سطح کے تھے۔

ان اختلافات کے باوجود ان دونوں کہانیوں کا کچھ ایسے عناصر میں اشتراک پایا جاتا ہے جو جمهوریت کے ماضی اور مستقبل کے مطالعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں ایسے سیاسی تنازعات کی مثالیں ہیں جو بڑھ کر عوامی جدوجہد کا موجب ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں معاملات میں جدوجہد نے پھیل کر عوامی صورت اختیار کر لی تھی۔ عمومی حمایت کے عوامی مظاہرہ نے تنازع کو اپنی گرفت میں لے لیا بالآخر ان دونوں مثالوں میں سیاسی تنظیموں کا منفی کردار رہا ہے۔ اگر آپ نویں جماعت کی درسی کتاب کے پہلے باب کو یاد کریں تو دیکھیے کس طرح جمهوریت پوری دنیا میں ارتقا پذیر ہوتی ہے۔ پھر بھی ہم ان مثالوں سے چند نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

- جمهوریت عوامی جدوجہد کے ذریعہ نشونما پاتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کچھ اہم فصیلے موافقت اور ہم آہنگی کے ذریعہ طے پاجائیں اور سرے سے کوئی

بولیویا کی پانی کی جنگ

پولیڈ اور نیپال کی کہانی بھالی جمہوریت یا قیام جمہوریت کی جدوجہد کے تعلق سے میکس ہے۔ لیکن عوامی جدوجہد کا عمل قیام جمہوریت کے ساتھ ہی ختم نہیں ہو جاتا۔ بولیویا میں پانی کی نجکاری کے خلاف عوام کی کامیاب جدوجہد ہمیں یاد دہانی کرتی ہے کہ جمہوریت کی کامیابی کے لیے عوامی جدوجہد ناگزیر ہے۔

بولیویا لاٹینی امریکہ کا ایک غریب ملک ہے عالمی بینک نے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے بلا ماتی پانی کی سپلانی سے دست کش ہو جائے۔ حکومت نے کوچاہاما شہر کے ان حقوق کو ایک کثیر قومی کمپنی (ایم این سی) کو فروخت کر دیا۔ کمپنی نے فوری طور پر پانی کی قیمت چار بار بڑھا دیا۔ بہت سے لوگوں کو ایک ایسے ملک میں ماہانہ ایک ہزار پانی کا بل موصول ہوا جہاں اوسطاً ماہانہ آدمی تقریباً پانچ ہزار ہے۔ اس نے اچانک عوام کے اندر احتجاج کی تحریک پیدا کر دی۔

جنوری 2000 میں مزدور، انسانی حقوق اور کمیونٹی کے لیڈروں کے ایک نئے اتحاد نے شہر میں ایک کامیاب چار روزہ عمومی ہڑتال کا اہتمام کیا۔ حکومت بات چیت پر راضی ہو گئی اور ہڑتال ختم کر دی گئی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا جب فروری میں دوبارہ احتجاج شروع کیا گیا تو پوس نے ظلم و جبر کارویہ اختیار کیا۔ اپریل میں ایک دوسری ہڑتال کا اہتمام کیا گیا اور حکومت نے مارش لانا فائز کر دیا۔ لیکن عوامی طاقت نے ایم این سی کے اہلکاروں کو شہر چوڑ کر بھائے پر مجبور کر دیا اور حکومت کو آمادہ کیا کہ وہ احتجاجیوں کے تمام مطالبات تسلیم کرے۔



کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ بھی چاہیں ایک بڑی بھیڑا کھا کر کے جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جمہوریت میں طاقت ہی کا نام حق ہے، یعنی جس کی لائھی اس کی بھینس۔

تنازعہ پیدا ہی نہ ہو لیکن یہ ایک استثنائی معاملہ ہوگا۔ جمہوریت کی اصل بہچان یہ ہے کہ برس اقتدار

گروپ اور اقتدار کے متنبی گروپ کے مابین تنازعہ اور کشمکش کی تحریکیں جاری رہیں۔ یہ تحریکیں اس وقت وجود میں آتی ہیں جب ملک جمہوریت کے عبوری دور سے گزر رہا ہو، جمہوریت کا تو سیئی عمل جاری ہو یا جمہوریت کی جزویں گھرائی میں پیوست ہو رہی ہوں۔

● جمہوری تنازعہ عوامی تحریک کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے کبھی کبھی ممکن ہے کہ یہ تنازعہ و تصادم عدیہ اور پارلیمنٹ جیسے موجود اداروں کے ذریعہ حل کیا جائے۔ لیکن جب بہت گہرا تنازعہ ہوتا ہے تو بسا اوقات یہ ادارے بھی خود اپنے آپ کو اس میں ملوث

”کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہڑتاں، دھرنا، بند اور مظاہرے اچھی چیزیں ہیں؟ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ سب کچھ ہمارے ملک میں ہی ہوتا ہے کیونکہ ہم ابھی تک ایک پختہ جمہوریت نہیں ہیں“

پاتے ہیں پھر اس کا حل ان اداروں سے باہر عوام کے ذریعہ سامنے آتا ہے۔

● ان تنازعات اور تحریکات کی بنیاد و اساس نئی سیاسی تنظیموں پر ہے یہ صحیح ہے کہ اس طرح کی تمام تاریخی تحریکیوں میں بے ساختی کا ایک غیر موجود ہے۔ لیکن از خود عوامی شرکت اس وقت موثر ہوتی ہے جب انھیں منظم سیاست کی مدد حاصل ہو۔ منظم سیاست کی بہت سی ایجنسیاں ہو سکتی ہیں یہ سیاسی جماعتوں، فشاری گروپوں اور تحریکی گروپوں پر مشتمل



1984 میں کرناٹک حکومت نے کرناٹک پلپ و ڈلیمینڈ نام کی ایک کمپنی بنائی اس کمپنی کو 40 سال کے لیے تقریباً 30 دوبارہ غور کریں ہزار ہیکٹر زمین عملاً مفت دے دی گئی۔ اس زمین کا زیادہ تر حصہ مقامی کسان اپنے جانوروں کی چاگاہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ تاہم کمپنی نے اسی زمین پر یوکلپٹس کا درخت لگانا شروع کر دیا جو کاغذ کا گودا بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ 1987 میں کٹی کو۔ یعنی کو (پودا اور توڑنے کے معنی میں یعنی پودا توڑو) نام کی ایک تحریک شروع ہوئی جو عدم تشدد پر مبنی تھی اس تحریک کے مطابق لوگ یوکلپٹس کے پورے کو توڑ دیتے اور اس کی جگہ ایک ایسا درخت لگادیتے جو عوام کے لیے مفید ہوگا۔

فرض کیجیے درج ذیل گروپ میں سے کسی ایک سے آپ کا تعلق ہوتا تو اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے آپ کیا دلائل دیتے: ایک مقامی کسان، ایک حامی ماحولیات، اس کمپنی میں کام کرنے والے ایک سرکاری اہلکار یا محض ایک کاغذ کے خریدار۔



تحریک اور تنظیمیں

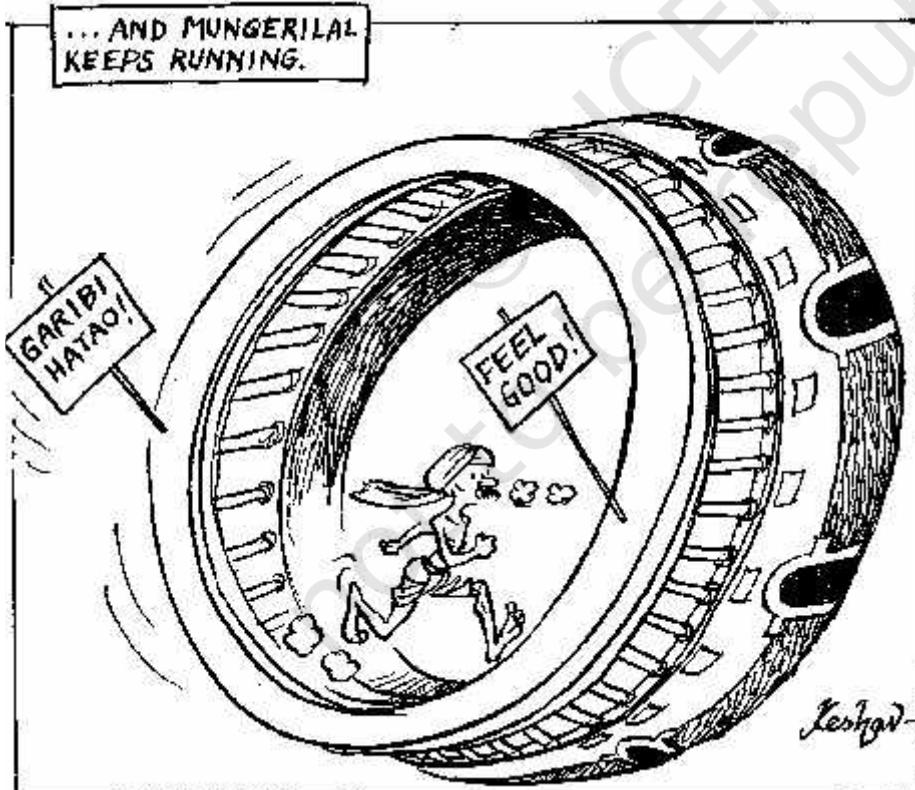
اعلان سات جماعتی اتحاد کی طرف سے کیا گیا تھا۔ یہ تنظیموں کو دیکھیں جنہوں نے اس جدوجہد کو کامیاب بنایا ہم نے دیکھا کہ غیر معینہ مدت کی ہڑتاں کا



میں اس لفظ کو پسند نہیں کرتا
تحریک، اس سے ایسا محسوس
ہوتا ہے کہ جیسے لوگ بھیڑ
ہیں۔

کور (FEDECOR) نامی ایک تنظیم کی رہنمائی میں ہوا تھا۔ یہ تنظیم مقامی پیشہ ورول پر مشتمل تھی جس میں انجینئر اور حامی ماحولیات وغیرہ شامل تھے۔ انھیں کسانوں کے وفاق جو آبپاشی کے ضرورت مند تھے، صنعتی ملازمیں کے منسلکین، یونینیں، کوچا بامبا یونیورسٹی کے متوسط کے طلبے۔ بے گھر گلی کے شہر کی بڑھتی آبادی کے بچوں کی حمایت حاصل تھی۔ اس تحریک کو اشتراکی پارٹی کی بھی حمایت حاصل تھی۔ 2006ء میں بولیویا میں یہی پارٹی بر سر اقتدار آئی تھی۔ ان دونوں مثالوں سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جمہوریت میں کسی بڑے مظاہرے کے پیچھے متعدد مختلف قسم کی تنظیمیں کام کرتی ہیں۔ یہ تنظیمیں دو طرح سے اپنا کردار ادا کرتی ہیں، ایک تو یہ جمہوریت میں واضح طور پر فیصلہ پر اثر انداز ہونے کا طریقہ اختیار کرتی ہیں

بیشتر علاقوں پر کثروں حاصل کر لیا تھا۔ سیاسی تنظیموں کے علاوہ دوسری بہت سی تنظیمیں اس جدو جہد میں شریک تھیں تمام بڑی مزدور یونینیں اور ان کے وفاق بھی اس تحریک میں شریک تھے۔ دوسری بہت سی تنظیموں جیسے ملکی لوگوں کی تنظیمیں، اساتذہ، وکلا اور حقوق انسانی کے گروپ وغیرہ نے حمایت کی تحریک کو بڑی وسعت دے دی تھی۔ بولیویا میں پانی کی نجکاری کے خلاف مظاہرہ کسی سیاسی جماعت کی قیادت میں نہیں ہوا تھا بلکہ فی ڈی ... AND MUNGERILAL KEEPS RUNNING.



حکومت نے غریبوں کے مسائل کم کرنے کی اسکیم شروع کی ہیں اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے اقدامات کیے ہیں لیکن ملک میں غربت اب بھی موجود ہے اس طرح کے حالات کے اسباب کیا ہیں؟

اس طریقہ کے مطابق وہ حریفانہ سیاست میں براہ راست حصہ لیتی ہیں۔ اس کے لیے جماعتیں تشکیل دیتی ہیں، انتخاب میں حصہ لیتی ہیں، اور جنتے کی صورت میں حکومت سازی کرتی ہیں۔ لیکن ہر شہری اس طرح براہ راست حصہ نہیں لے سکتا۔ ہو سکتا ہے ان شہریوں کو اس کی خواہش اور ضرورت ہی نہ ہوان میں اور سوائے ووٹ ڈالنے کے وہ مہارت ان میں نہ ہو جو براہ راست سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے درکار ہیں۔



کیا تم یہاں دیے گئے اخبار
کے تراشون میں فشاری
گروپوں کے وظیفہ عمل کو
بتاسکتے ہو؟ وہ کیا مطالبے
کر رہے ہیں؟

سیاسی جماعتوں کے برکس فشاری جماعتیں براہ راست کنٹرول کرنے یا سیاسی اختیار حاصل کرنے کا

فشاری جماعتیں اور تحریکات

فشاری جماعتیں ایسی تنظیمیں ہیں جو حکومت کی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں لیکن

ارادہ نہیں کرتیں یہ تنظیمیں اس وقت تشكیل پاتی ہیں
جب لوگوں کے مفادات، خیالات اور آرزوئیں کسی
عام مقصد کے حصول کے لیے مجتمع ہو جاتی ہیں۔

ذکرہ طریقہ بحث سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ
کوئی تنظیم نہیں ہیں نیپال کی جدوجہد کو تحریک برائے
جمهوریت کا نام دیا گیا تھا۔ ہم اکثر اجتماعی کارروائی کی
مختلف شکلوں کی وضاحت کے لیے عوامی تحریک کا لفظ
سنتے ہیں: مثلاً نرم اچاؤ اندولن، حق اطلاع کی تحریک
، شراب مخالف تحریک، تحریک نسوان، تحریک ماحولیات
وغیرہ۔ ایک مفادی گروپ کی طرح، تحریک بھی
مقابلہ آرائی میں براہ راست حصہ لینے کے بجائے
سیاست کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن
مفادی گروپوں کے برعکس، تحریکوں کی ایک ڈھیل
ڈھانی تنظیم ہوتی ہے۔ ان کے فیصلہ لینے کا عمل بڑا
غیر رسمی اور چکدار ہوتا ہے یہ مفادی گروپ کی نسبت،
زیادہ تر بے ساختہ عوامی شرکت پر انحصار کرتی ہیں۔

طبقاتی مفادی گروہ اور عوامی مفادی گروہ

عام طور پر مفادی گروں کسی ایک مخصوص طبقہ یا گروپ
کے مفادات کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔
ٹریڈ یونینیں، تجارتی انجمنیں، اور پیشہ ورانہ (وکلاء،
ڈاکٹر ٹیچر وغیرہ) انجمنیں، اس طرح کے گروہوں کی
چند مثالیں ہیں۔ یہ سب طبقاتی مفادی گروہ ہیں کیوں
کہ یہ سماج کے ایک طبقہ کی نمائندگی کرتے ہیں:
مزدور، ملازمین، تجارت کار، صنعت کار، مذہب کے
تبعین، ذات پات کے گروپ وغیرہ۔ یہ خاص طور پر
اپنے ممبروں اور اراکین کی بہتری کے خواہاں ہوتے
ہیں عمومی طور پر پورے سماج کے نہیں۔

کبھی کبھی یہ تنظیمیں سماج کے محض ایک ہی
طبقہ کے مفادات کی نمائندگی نہیں کرتیں بلکہ کچھ ایسے



احتجاج ج برائے حق زمین - انڈونیشیا میں مغربی جاوا کے کسان۔ جون 2004 کو مغربی
جاوا کے تقریباً 15,000 بے زمین کسان دار الحکومت حکارتا روانہ ہوئے۔ وہ زمینی
اصلاح کے مطالبہ اور اپنے فارم کی باز یافت پر دباؤ ڈالنے کے لیے اپنے ساتھ اپنی فیملی
کو بھی لے کر آتے تھے۔ مظاہرین زمین نہیں، ووت نہیں، کانعرہ لگاتے ہوئے گویا یہ
اعلان کر رہے تھے کہ اگر کسی نمائندہ نے زمینی اصلاح کے مطالبہ سے رو گردانی کی
یا پیچھے ہٹا تو وہ انڈونیشیا کے پہلے صدارتی انتخاب کا بائیکات کریں گے۔

عمومی مفادات کی نمائندگی کرتی ہیں جن کا دفاع اور تحفظ لازم ہے۔ اور اس کے جس کام کے لیے وہ سرگرم عمل ہوتی ہیں اس سے ان کے ممبران کے کچھ بھی مفادات وابستہ نہیں ہوتے۔ بولیوین پانی تنظیم (FEDECOR) اس قسم کی تنظیم کی ایک مثال ہے۔ نیپال کے سیاق و سبق میں ہم نے حقوق انسانی تنظیم کی شرکت کا ذکر کیا تھا اور نویں جماعت میں ان تنظیموں کی بابت ہم پڑھ چکے ہیں۔ ان دوسرے طرز کے گروہوں کو فروغی یا عوامی مفادی گروہ کہتے ہیں۔ یہ گروہ مخصوص نتیجہ کے بجائے اجتماعی بہتری کو فروغ دیتا ہے ان کا مقصد گروپوں کو مدد بھم پہچانا ہے نہ کہ ان کے اپنے افراد کو۔ مثلاً بندھوا مزدور کے خلاف لڑنے والا گروپ اپنے مفاد کے لیے نہیں لڑتا بلکہ ان لوگوں کے لیے لڑتا ہے جو اس طرح کی غلامی کو جیل رہے ہیں۔ کچھ مثالیں ایسی بھی ہیں جس میں عوامی مفادی گروہ کے ممبران کچھ ایسی

سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں جس سے انھیں فیض پہنچنے کے ساتھ ساتھ دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ مثلاً بام کیف (Backward and Minorities Community Employers Federation) جو ایک ایسی تنظیم ہے جس میں بڑی تعداد میں سرکاری ملازمین ہیں جو ذات پات کے امتیاز کے خلاف ہم چلاتے ہیں۔ یہ امتیاز کے شکار اپنے ممبروں کے مسائل کو موضوع بناتی ہے لیکن اس کے اصول کا تعلق پورے معاشرہ کے سماجی انصاف اور سماجی مساوات سے ہے۔

تحریک گروپ

سماجی تحریکیں اور فشاری جماعتیں اور شہریوں کو مختلف طریقوں سے منظم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذیل میں دی کو لا ج کے ذریعہ ان میں سے بعض کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مفادی گروہ کے معاملہ کی طرح، تحریکوں کے ساتھ بھی بڑے پیمانے پر مختلف گروپوں کا اشتراک ہوتا ہے: بہت سی مثالیں پہلے ہی اوپر آچکی ہیں، ان کی باتیں معمولی امتیاز کے لیے کافی ہیں۔ زیادہ تر تحریکیں



ان ایک موضوع تحریکوں کا ان تحریکوں کے ساتھ موازنہ کیا جاسکتا ہے جو طویل مدتی اور ایک سے زیادہ موضوعات سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ ماحولیاتی تحریک اور تحریک نسوان اس طرح کی تحریکوں کی مثالیں ہیں کوئی ایک تنظیم بھی ایسی نہیں ہے جو ان جیسی تحریکوں کو کنٹرول کرتی یا رہنمائی کرتی ہو۔ ماحولیاتی تحریک بے شمار تنظیموں اور مخصوص موضوعاتی تحریکوں کی ایک علامت ہے۔ یہ سب الگ اپنے ایک تنظیم، آزاد قیادت اور پالیسی سے متعلق معاملات پر بسا اوقات مختلف نقطہ ہائے نظر رکھتی ہیں۔

تاہم یہ تمام تنظیمیں وسیع مقاصد کی حامل ہیں اور ان سب کا طریقہ کاریکس اس ہے اسی لیے انھیں تحریک کہا جاتا ہے کبھی کبھی یہ وسیع تحریکیں کھلی چھڑتی کے مانند ایک تنظیم کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ مثلاً قومی اتحاد برائے عوامی تحریک (NAPM) یہ تنظیموں کی ایک تنظیم ہے۔ بہت سے تحریکی گروپ جو مخصوص موضوع کے تحت جدوجہد میں مصروف ہیں، اس کھلی تنظیم سے وابستہ ہیں جو ہمارے ملک میں بے شمار عوامی تحریکوں کی سرگرمیوں کو مربوط رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

- یہ گروپ سیاست کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟
- فشاری گروہ اور تحریکیں مختلف طریقوں سے سیاست کو متاثر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔
- یہ لوگوں کو حقائق سے باخبر کرنے کے لیے مہم چلا کر اجلاس کا اہتمام کر کے اور مفاہ عامہ میں مقدمہ دائر کر کے اپنی سرگرمیوں اور مقاصد کے تین عوامی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان ہی میں سے زیادہ تر گروپ ذرائع ابلاغ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ موضوعات پر زیادہ توجہ دے سکیں۔

مخصوص موضوعی تحریکیں ہوتی ہیں جو ایک متعین وقت میں اپنا مقصد وحید حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ دوسری زیادہ عمومی اور کلی تحریکیں ہیں جو طویل مدتی ہدف حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

نیپال کی تحریک برائے جمہوریت دراصل بادشاہ کے اس حکم کو مسترد کرنے کے مخصوص مقصد سے ابھری تھی جو اس نے جمہوریت کو معطل کرنے کے لیے دیا تھا۔ ہندوستان میں نرمنا بچاؤ آندوں اس طرح کی تحریک کی بہترین مثال ہے۔ یہ تحریک ان لوگوں کے مخصوص موضوع سے شروع ہوئی جو نرمناندی پر بننے والے سردار سرور بند سے بے گھر ہو گئے تھے۔ اس تحریک کا مقصد تغیر ہو رہے بند کو روکنا تھا۔ دھیرے دھیرے یہ ایک وسیع تحریک بن گئی جس نے اس طرح کے تمام بڑے بندوں پر اور ترقی کے اس معیار پر سوالیہ نشان قائم کر دیا جو اس طرح کے بڑے بندوں کے لیے درکار ہے اس طرح تحریکوں کے لیے ایک شفاف قیادت اور نظام کی ضرورت ہے لیکن عام طور پر اس طرح کی تحریکوں کی سرگرم زندگیاں مختصر ہوتی ہیں۔

حق اطلاع قانون پارلیمنٹ کے حالیہ بنائے گئے قوانین میں ایک ہے؟ قانون کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والے کو جو دکھایا جا رہا ہے وہ کون ہے؟



● یہ اکثر حکومتی پروگرام کو منتشر کرنے یا ہڑتاں جیسی احتجاجی سرگرمیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ باوجود سیاسی رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اہم مسائل ملازمین کی تنظیمیں، مزدوروں کی تنظیمیں اور بہت سے تحریکیں گروپ اپنے مطالبات منوانے کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالنے کی غرض سے اکٹھاں طرح کی تدبیروں کا سہارا لیتے ہیں۔

● تجارتی گروپ اکثر پیشہ ورانہ لابست (Lobbyists) یا مہنگے اشتہارات کی پیشش کو استعمال کرتی ہیں۔ فشاری گروہوں یا تحریکیں گروپوں میں سے کچھ افراد سرکاری انجمنوں یا ان کمیٹیوں میں حصہ لے سکتے ہیں جو حکومت کو مشورہ دیتی ہیں۔ جبکہ مفادی گروپ اور تحریکیں براہ راست جماعتی سیاست میں حصہ نہیں لیتیں بلکہ وہ سیاسی جماعتوں پر موثر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں بہت



ان اخباری تراشون میں کتنی سماجی تحریکوں کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے؟ وہ کن کوششوں میں مصروف ہیں؟ سماج کے کس حصہ کو حرکت میں لانے کی کوشش کر رہی ہیں؟

● کبھی کبھی سیاسی جماعتیں تحریکوں سے جنم لیتی ہیں۔ مثلاً جب طلبہ کے ذریعہ غیر ملکیوں کے خلاف سیاسی جماعتیں انتخابات میں عوام کا سامنا کرتی ہیں لیکن یہ جماعتیں عوام کے سامنے جواب دہ نہیں ہوتیں۔ فشاری گروہ اور تحریکیں اپنے فنڈ اور امداد کے لیے عوام پر انحصار نہیں کرتیں۔

کبھی کبھی فشاری گروہ معمولی عوامی حمایت لیکن بڑی مقدار میں پسیے خرچ کر کے عوامی بحث و مباحثہ کو اپنے محدود اجنبیاً کے حق میں ہائی جیک کر سکتا ہے۔

تاہم بطور توازن، فشاری گروہ اور تحریکیں جمہوریت پر انحصار کرتی ہیں، حکمرانوں پر دباؤ ڈالنا جمہوریت میں اس وقت تک کوئی صحت مند سرگرمی نہیں قرار دی جاسکتی جب تک کہ یہ موقع ہر ایک کو حاصل نہ ہوں۔ حکومت اکثر طاقتور اور مالدار لوگوں کے ایک چھوٹے گروپ کے ناجائز دباؤ میں آسکتی ہے۔ قومی مفادی جماعتیں اور تحریکیں ناجائز دباؤ کو بے اثر کرنے اور عام شہری کے ساتھ مسائل اور ضروریات سے حکومت کو آگاہ کرنے میں مفید رول ادا کرتی ہیں۔

طبقاتی مفادی جماعتیں بھی قابل قدر کردار ادا کرتی ہیں۔ جہاں مختلف گروپ اور جماعتیں سرگرم طور پر مصروف عمل ہوتی ہیں وہاں کوئی تنہا گروپ سماج پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی گروپ یا جماعت ابتداء میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ گروپ جو صرف ایک مخصوص طبقہ کا مفاد پیش نظر رکھتے ہیں، جمہوریت میں ان کا اثر اور دباؤ صحت مند علامت نہیں ہے۔ جمہوری نظام کو چاہیے کہ وہ کسی ایک حصہ کے بجائے سماج کے تمام لوگوں کے مفادات کی نگہداشت

آؤ ٹیلی ویژن دیکھیں

آپ ایک ہفتہ تک کسی بھی نیوز ٹوی چینل پر خبریں سننے اور مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل علاقہ یا طبقہ کی نمائندگی کرنے والی تحریکوں یا فشاری گروہوں سے تعلق رکھنے والی خبروں کا ایک نوٹ تیار کیجیے: کسان، تاجر، مزدور، صنعت، ماحولیات، اور خواتین، مذکورہ طبقوں میں سے کسی کی خبر ٹیلیویژن خبروں میں زیادہ نشر کی گئی۔ اگر آپ کے گھر پر ٹوی نہیں ہے تو آپ یہی کام اخبار کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔



سبزہ زار خطہ تحریک (The Green Belt Movement) نے کینیا کے وسیع علاقہ میں 30 ملین درخت لگائے ہیں

دوبارہ غور کریں اس کے لیڈروں کا تھی سیاستدانوں اور سرکاری اہلکاروں کے رد عمل سے، بہت مایوس ہیں:

”1970 اور 1980“ میں، اس وقت جب میں کسانوں کو اپنی زمین پر درخت لگانے کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا مجھے یہ اکشاف ہوا کہ بعد عنوان

سرکاری ایجنسی جھنوں نے بار سوخ آباد کاروں کو زمین اور درخت غیر قانونی طور پر فروخت کر دیے ہیں،

جنگل کے خاتمه کے ذمہ دار ہیں۔ 1990 کے اوائل میں، جب صدر ویلی ارپ موئی حکومت کے

عناصر نے زمین کے مسئلہ پر نسلی فرقوں کی ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی تورفت ویلی میں

بہت سے کینیا یوں کے حقوق و معاش اور کی زندگیاں بھی ضائع ہو گئیں۔ حکمران جماعت کے حامیوں

نے زمین پر قبصہ کر لیا جکہ وہ لوگ جو جمہوری تحریک کے حامیوں میں تھے، بے خانماں ہو گئے یہ حکومت

کے اقتدار پر قابض رہنے کی ایک راہ تھی۔ کیوں کہ فرقے اگر زمین کے مسئلہ میں شدید باہم دست و گریباں

نہیں رہیں گے تو انھیں جمہوریت کے مطالبے کا موقع مل جائے گا۔“

مذکورہ بالا اقتباس میں جمہوریت اور سماجی تحریکوں کے ما بین آپ کیا تعلق محسوس کرتے ہیں؟ اس تحریک کو کس حد

تک حکومت کو جواب دہ ہونا چاہیے؟

اپنے حق میں پالیسی بنانے کے لیے حکومت پر دباؤ جائے اس طرح حکومت کو آبادی کے مختلف طبقوں ڈالتی ہے تو دوسرا گروپ یا جماعت جوابی کارروائی کے لوگ جو کچھ چاہتے ہیں اسے سننے کا موقع ملتا ہے کرتے ہوئے حکومت کو مجبور کرتی ہے کہ پہلے گروپ اس سے متصادم مفادات کی موجودگی اور کسی حد تک یا جماعت کی خواہش کے مطابق کوئی پالیسی نہ بنائی اسے متوازن طاقت کا پتہ چلتا ہے۔



اس کارٹون کو ”خبر۔ نہیں۔ خبر“ کہا جاتا ہے۔

ذرائع ابلاغ میں کون اکثر دکھائی دیتا ہے؟

اخبارات میں ہم کس کاتندز کرہ زیادہ سنتے ہیں؟



مذکور

- 1۔ کس طرح فشاری گروں اور جماعتیں سیاست پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتی ہیں؟
- 2۔ فشاری گروہوں اور سیاسی جماعتوں کے ماہین تعلق کی صورتیں بیان کیجیے؟
- 3۔ فشاری گروہوں کی سرگرمیاں جبھوئی حکومت کی فرض کی ادائیگی میں کیوں کرمفید ہیں، وضاحت کیجیے؟
- 4۔ فشاری گروہ کے کہتے ہیں؟ کچھ مثالیں بیان کیجیے؟
- 5۔ فشاری گروہ اور سیاسی جماعت کے ماہین کیا فرق ہے؟
- 6۔ ایسی تنظیمیں جو مخصوص سماجی طبقوں جیسے مزدوروں، ملاز میں، اساتذہ اور وکلا کے مفادات کو فروغ دینے کی سرگرمیوں کا پیرا اٹھاتی ہیں انھیں جماعتیں کہا جاتا ہے۔
- 7۔ درج ذیل میں کوئی ایسی خصوصیت ہے جو ایک فشاری گروہ کو ایک سیاسی جماعت سے ممتاز کرتی ہے
 - (a) پارٹیاں سیاسی مسائل سے بحث کرتی ہیں جبکہ فشاری گروہ سیاسی مسائل سے دلچسپی لینے کی زحمت نہیں کرتے۔
 - (b) فشاری گروہ چند لوگوں تک محدود رہتے ہیں جبکہ پارٹیوں میں لوگ بڑی تعداد میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔
 - (c) فشاری گروہ اقتدار میں آنے کی کوشش نہیں کرتے جبکہ سیاسی جماعتیں ایسا کرتی ہیں۔
 - (d) فشاری گروہ لوگوں کو حرکت میں لانے کی کوشش نہیں کرتے جبکہ جماعتیں ایسا کرتی ہیں۔
- 8۔ فہرست I (تنظیمیں اور کوششیں) کا فہرست II سے مقابلہ کیجیے اور یونچے دی گئی فہرست میں اشارات کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

فہرست II	فہرست I
A - تحريك	1۔ ایسی تنظیمیں جو کسی مخصوص طبقہ یا گروپ کے مفادات کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں
B - سیاسی جماعتیں	2۔ ایسی تنظیمیں جو عام مفاد کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہیں
C - طبقائی مفادی جماعتیں	3۔ کوششیں جو کسی تنظیم کے ساتھ یا بغیر کسی سماجی مسئلہ کے حل کے لیے شروع گئیں
D - عوامی مفادی جماعتیں	4۔ ایسی تنظیمیں جو سیاسی اقتدار کے حصول کے تناظر میں لوگوں کو آمادہ کرتی ہیں



مکتبہ

4	3	2	1	
A	B	D	C	(a)
B	A	D	C	(b)
A	B	C	D	(c)
A	D	C	B	(d)

9۔ فہرست I کا فہرست II سے مقابلہ کیجیے اور نیچے دی گئی فہرست میں اشارات کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

فہرست II	فہرست I	
A۔ نرمابچاؤ اندولن	فشاری گروہ	-1
B۔ آسام گن پریشد	ٹویل مدنی تحریک	-2
C۔ تحریک نساں	یک مسئلہ تحریکیں	-3
D۔ انجمن کھادڈیلاراں	سیاسی جماعت	-4

4	3	2	1	
B	A	C	D	(a)
C	D	A	B	(b)
A	B	D	C	(c)
A	C	D	B	(d)

10۔ فشاری گروہوں اور جماعتوں کی بابت درج ذیل بیانات پر غور کیجیے۔

- A۔ فشاری گروہ مخصوص سماجی طبقوں کے نقطہ نظر اور مفادات کا مختلف اظہار میں۔
- B۔ فشاری گروہ سیاسی زیر بحث مسائل پر فصلہ لیتے ہیں
- C۔ تمام فشاری گروہ سیاسی جماعتوں میں
ذکورہ بالا بیانات میں سے کون صحیح ہے؟

C اور A (d) C اور B (c) C اور A (b) C اور B، A (a)



میو

11۔ میوات ہر یانہ کے بہت زیادہ پسماندہ علاقوں میں سے ایک ہے۔ یہ گڑگائوں اور فرید آباد ضلع کے ایک حصہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ میوات کے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر یہ ایک الگ ضلع بن جائے تو اس کی حالت بہتر ہو سکتی ہے لیکن سیاسی جماعتیں اس سے مختلف حزبات رکھتی تھیں۔ 1996 میں ایک الگ ضلع کا مطالبہ میوات تعلیمی اور سماجی تنظیم اور میوات ساکشراستہ سیمیتی کے ذریعہ کیا گیا اس کے بعد 2000 میں میوات ویکاس سبھا بنائی گئی اور عوامی بیداری کی مہم کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس نے دو بڑی جماعتوں، کانگریس اور انڈین نیشنل لوک دل پر جولائی 2005 کے اسمبلی انتخاب سے پہلے نیا ضلع بنانے کی اپنی حمایت کا اعلان کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔

اس مثال میں تحریک، سیاسی جماعتوں اور حکومت کے مابین کون سا تعلق پایا جاتا ہے جس کا آپ مشاہدہ کرتے ہیں؟ کیا آپ کوئی ایسی مثال سوچ سکتے ہیں جو اس سے مختلف تعلق ظاہر کرتی ہو؟